منظور شدہ قرض رقم یونین بینک آف انڈیا نے، قرضدار کو ادا نہ کرنے پر ۲۵ ہزار روپیہ، بطورِ ہرجانہ، ادا کرنے کے دھولیہ ڈسٹرکٹ کنزیومر فورم کے فیصلہ پر اسٹیٹ کنزیومر فورم، ممبئی، بینچ اورنگ آباد نے مہر صادق کی۔

اورنگ آباد:۔ سلمٰہ بانو بنت شیر محمد (دھولیہ) نام کی خاتون نے وزیر اعظم روزگار یوجنا کے تحت ڈی۔آئی۔سی، دھولیہ سے پلاسٹک کنٹینر فیکٹری کے لئے قرض حاصل کرنے کے لئے تگ ودو کی۔ ڈی۔آئی۔سی نے اپنی سطح پر اس خاتون کا قرض منظور کرکے یونین بینک آف انڈیا، شاخ دھولیہ کو روانہ کیا۔ مذکورہ بینک نے ۱۸ جنوری ۲۰۰۱ء کے لیٹر سے انکے پرپوزل کو منظوری بھی دے دی۔ قرض منظوری حکم نامہ ملنے کے بعد سلمٰہ بانو نے ڈی۔آئی۔سی، دھولیہ سے ۱۰ دن کے تربیتی کیمپ میں شریک ہوکر بزنس کے تعلق سے کورس مکمل کیا۔ بعد ازیں، انہوں نے دو کمروں پر مشتمل شیڈ بھی کرایہ پر لے لیا۔ جہاں انہوں نے اپنے کارخانہ کے لئے تھری فیس الیکٹرک کنکشن بھی حاصل کرلیا۔ لیکن بعد میں مذکورہ بینک نے معاون قرضدار کی شرط ڈال کر منظور شدہ قرض رقم اس خاتون کو دینے سے انکار کردیا۔

سلمٰہ بانو کو کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ ۱۹۸۶ کے تعلق سے معلومات ملنے پر اُنہوں نے ادھر اُدھر شکوہ شکایت، رشوت اور تعصب کا واویلہ نہ مچاتے ہوئے سیدھے District Consumer Dispute Redressal Forum, Dhule میں شکایت درج کی۔ غریب خاتون وکیل کی فیس ادا کرنے سے قاصر تھی۔ لہٰذا تنبولی نثار احمد نے فورم کے سامنے اس خاتون کے کیس کی بلا معاضہ پیروی کی۔ فورم نے بینک کے وکیل اور سلمٰہ بانو کے نمائندے کی بحث سننے کے بعد ۱۸ جنوری ۲۰۰۱ء کو فیصلہ صادر کیا کہ، بینک کے منظور شدہ قرض رقم سے انکار کرنے پر شکایت کردہ کو ۲۵ ہزار روپیئے بطور ہرجانہ اور ہرجانے کی رقم پر سالانہ 18% رقم، ۱۳، اکتوبر ۱۹۹۹ء سے ادا کرنے کا فیصلہ صادر کیا اور ساتھ ہی شکایت کردہ کو بطور خرچ ۵۰۰ روپئے بھی ادا کرنے کا حکم دیا۔

مذکورہ بینک نے فورم کے اس فیصلہ کے خلاف State Consumer Dispute Redressal Commission, Mumbai, Bench Aurangabad میں اپیل داخل کی۔ دونوں فریقین کے وُکلاء کی لمبی جراح سننے کے بعد اور دونوں فریقین کی طرف سے فاضل سپریم کورٹ کے فیصلہ جات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے فاضل نچلی عدالت کے فیصلہ کو قائم کرتے ہوئے بینک کی جانب سے داخل کردہ اپیل کو یکسر مسترد کردیا۔ اسٹیٹ کمیشن کے سامنے شکایت کردہ کی پیروی شہر دھولیہ کے مشہور و معروف نوجوان وکیل ایڈوکیٹ پرویز نثار تنبولی نے بلا معاوضہ کی۔

اس فیصلہ سے ثابت ہوتا ہیکہ کوئی بینک اگر تحریری طور سے کسی کو قرض دینے کا وعدہ بھی کریں تو وہ شخص کنزیومر پروٹیکشن ایکٹ کے تحت گاہک کے زمرہ میں آتا ہے اور وہ اپنی شکایت مذکورہ قانون کے تحت کنزیومر پروٹیکشن فورم میں داخل کرسکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ بلخصوص مسلمانوں کو اپنی حق تلفی اور استحصال کو مات دینا ہے تو عدلیہ منتظر ہے انصاف دینے کے لئے۔